روزنامہ
الفضل

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 7 ستمبر 2006ء 13 شعبان 1427 ہجری 7 تبوک 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 201

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دنیا اور عاقبت میں اعمال کے اثر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس میں خدائے تعالیٰ کا فرمان یہ ہے:۔

............یعنی قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی۔ اور قسم ہے چاند کی جب پیروی کرے۔ سورج کی یعنی سورج سے نور حاصل کرے۔ اور پھر سورج کی طرح اس نور کو دوسروں تک پہنچا دے۔ اور قسم ہے دن کی جب سورج کی صفائی دکھا دے اور راہوں کو نمایاں کرے۔ اور قسم ہے رات کی جب اندھیرا کرے اور اپنے پردۂ تاریکی میں سب کو لے لے۔ اور قسم ہے آسمان کی اور اس علت غائی کی جو آسمان کی اس بناء کا موجب ہوئی اور قسم ہے زمین کی اور اس علت غائی کی جو زمین کے اس قسم کے فرش کا موجب ہوئی اور قسم ہے نفس کی اور نفس کے اس کمال کی جس نے ان سب چیزوں کے ساتھ اس کو برابر کر دیا۔ یعنی وہ کمالات جو متفرق طور پر ان چیزوں میں پائے جاتے ہیں۔ کامل انسان کا نفس ان سب کو اپنے اندر جمع رکھتا ہے اور جیسے یہ تمام چیزیں علیحدہ علیحدہ نوع انسان کی خدمت کر رہی ہیں۔ کامل انسان ان تمام خدمات کو اکیلا بجا لاتا ہے۔ جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں۔ اور پھر فرماتا ہے کہ وہ شخص نجات پا گیا اور موت سے بچ گیا جس نے اس طرح پر نفس کو پاک کیا یعنی سورج اور چاند اور زمین وغیرہ کی طرح خدا میں محو ہو کر خلق اللہ کا خادم بنا۔

یاد رہے کہ حیات سے مراد حیات جاودانی ہے جو آئندہ کامل انسان کو حاصل ہوگی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عملی شریعت کا پھل آئندہ زندگی میں حیات جاودانی ہے جو خدا کے دیدار کی غذا سے ہمیشہ قائم رہے گی۔ اور پھر فرمایا کہ وہ شخص ہلاک ہو گیا اور زندگی سے ناامید ہو گیا جس نے اپنے نفس کو خاک میں ملا دیا اور جن کمالات کی اس کو استعدادیں دی گئی تھیں ان کمالات کو حاصل نہ کیا اور گندی زندگی بسر کر کے واپس گیا۔ اور پھر مثال کے طور پر فرمایا کہ ثمود کا قصہ اس بدبخت کے قصہ سے مشابہ ہے۔ انہوں نے اس اونٹنی کو زخمی کیا جو خدا کی اونٹنی کہلاتی تھی اور اپنے چشمہ سے پانی پینے سے اس کو روکا۔ سو اس شخص نے درحقیقت خدا کی اونٹنی کو زخمی کیا اور اس کو اس چشمہ سے محروم رکھا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کا نفس خدا کی اونٹنی ہے جس پر وہ سوار ہوتا ہے یعنی انسان کا دل الٰہی تجلیات کی جگہ ہے اور اس اونٹنی کا پانی خدا کی محبت اور معرفت ہے جس سے وہ جیتی ہے۔ اور پھر فرمایا کہ ثمود نے جب اونٹنی کو زخمی کیا اور اس کو اس کے پانی سے روکا تو ان پر عذاب نازل ہوا۔ اور خدا تعالیٰ نے اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہ کی کہ ان کے مرنے کے بعد ان کے بچوں اور بیواؤں کا کیا حال ہوگا۔ سو ایسا ہی جو شخص اس اونٹنی یعنی نفس کو زخمی کرتا ہے اور اس کو کمال تک پہنچانا نہیں چاہتا اور پانی پینے سے روکتا ہے وہ بھی ہلاک ہوگا۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 423)

غیر اللہ کو سجدہ

حضرت قیس بن سعد روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حیرہ قوم کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ اپنے بڑے سردار کو سجدہ کر رہے ہیں، میں نے دل میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ زیادہ حقدار ہیں کہ ان کو سجدہ کیا جائے پھر میں جب آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر تم میری قبر کے پاس سے گزرو گے تو کیا تم میری قبر کو سجدہ کرو گے؟ میں نے کہا کہ نہیں فرمایا پس تم ایسا نہ کرنا۔

(سنن ابی داؤد کتاب النکاح باب فی حق الزوج علی المرأة حدیث نمبر:1828)

جلد وصیتیں کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

’’پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف......اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔‘‘

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ماہر امراض قلب کی آمد

مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب مورخہ 16 اور 17 ستمبر کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت مند احباب کیلئے ضروری ہے کہ وہ میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ ای سی جی وغیرہ کروالیں اور پرچی روم سے اپنا وقت حاصل کر لیں۔ بغیر ریفر کروائے ان کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سالانہ کنونشن IAAAE

اور الیکشن برائے سال 2006-09

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کا 26واں سالانہ کنونشن مورخہ 11 اور 12 نومبر 2006ء کو دفاتر انصاراللہ پاکستان کے ہال میں منعقد ہوگا۔ اس موقع پر الیکشن برائے سال 2006-09ء بھی ہوگا۔ تمام انجینئرز، آرکیٹیکٹس اور سٹوڈنٹس احباب وخواتین سے اس نہایت مفید اور معلوماتی پروگرام میں شرکت کی گزارش ہے۔ اس کنونشن میں صنعتی نمائش کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔

خواہشمند احباب مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں:۔

انجینئر نوید اطہر شیخ 0333-4225680

enem@lhr.paknet.com.pk

انجینئر جہانگیر شفیع: 0300-8497454

انجینئر عرفان سلام: 0333-8889984

انجینئر شیخ حارث احمد: 0333-6713202

haris@iaaae.com

(جنرل سیکرٹری IAAAE)

اس نور کے روشن دیئے ہر گھر میں جلائیں

قرآن ہے قرآن ہمیں یاد رہے گا
اک نور ہے فرقان ہمیں یاد رہے گا
اللہ کا احسان ہمیں یاد رہے گا
اللہ ترا فرمان ہمیں یاد رہے گا
اس نور کے روشن دیئے ہر گھر میں جلائیں
ہر گھر میں رہا کرتی ہیں پھر ٹھنڈی ہوائیں
جو اس کو سمجھ کر پڑھے اور سب کو پڑھائے
سب دور رہا کرتی ہیں پھر اس سے بلائیں
قرآن کی ہر سمت ہی پھیلی ہیں صدائیں
اب بخش دے مولا جو ہوئیں ہم سے خطائیں
قرآن تلفظ سے پڑھیں اور پڑھائیں
تنظیم سے اس کام کو دنیا میں بڑھائیں
اللہ کا خط سب کو تلطّف سے پڑھائیں
جی جان سے ہر اک کو تلفظ بھی سکھائیں
جو سیکھیں پھر آگے اسے اوروں کو بتائیں
ہر دیپ سے پھر ایک نیا دیپ جلائیں
مشکل ہو بہت راہ کہ لمبا سا سفر ہو
ہم وعدہ نبھائیں گے سفر ہو کہ حضر ہو
ہم کام کئے جائیں گے وعدہ ہے ہمارا
اس کام کی تکمیل کا سہرا مرے سر ہو
جیون مرا مولا تیری خدمت میں بسر ہو
بندہ وہی بندہ جسے اللہ کا ڈر ہو
اک شمع اجالے کے لئے ہاتھ میں حاضر
پھر کیسے اندھیرے میں کسی اپنے کا گھر ہو

ڈاکٹر ف۔ منیر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و شادی

مکرم محمد امداد الرحمٰن صدیقی صاحب مربی سلسلہ بنگلہ دیش تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی دوسری بیٹی مکرمہ عطیۃ العزیز صاحبہ اور مکرم محمد اکرم صاحب مبشر مربی سلسلہ بنگلہ دیش ابن محترم عبدالعزیز میاں صاحب کے نکاح کا اعلان محترم مبشر الرحمٰن صاحب امیر جماعت بنگلہ دیش نے یکم مئی 2006ء کو بیت الباسط چٹاگنگ میں کیا یکم جولائی 2006ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ خاکسار کی تیسری بیٹی مکرمہ ھبۃ الودود صاحبہ اور مکرم محمد منور حسین صاحب ابن مکرم محمد پناہ اللہ صاحب میر پور ڈھاکہ کے نکاح کا اعلان محترم مبشر الرحمٰن صاحب نیشنل امیر بنگلہ دیش نے 9 جون 2006ء کو بیت الاحمدیہ بکشی بازار ڈھاکہ میں کیا۔ مورخہ 16۔ اگست کو رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری دونوں بچیوں کی شادی خانہ آبادی ہمارے دونوں گھرانوں کیلئے بہت خیر و برکت کے موجب ہوں۔ آمین

تقریب شادی

مکرمہ ریحانہ نثار صاحبہ زوجہ مکرم نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ بیوت الحمد کالونی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ فرزانہ نثار صاحبہ کی تقریب رخصتی ہمراہ مکرم عبدالقدیر صاحب ابن مکرم عبدالمجید صاحب مغل پورہ لاہور مورخہ 26۔ اگست 2006ء کو بیوت الحمد کالونی ربوہ میں بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ مکرم عبدالستار خان صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ اس سے قبل نکاح کا اعلان مورخہ 19 فروری 2006ء کو بیت مبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے کیا تھا۔ مورخہ 27۔ اگست کو گوہر شادی ہال مغل پورہ لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ دلہن مکرم عبدالقدیر خان صاحب ونڈ الہ روش شاہدرہ کی پوتی اور مکرم عبدالحفیظ خان صاحب سیکرٹری مال دارالعلوم وسطی ربوہ کی نواسی ہے اور مکرم عبدالرحیم خان صاحب سابق صدر جماعت خوشاب کی نسل سے ہے۔ دلہا مکرم مرزا عبداللطیف صاحب دارالنصر کا نواسہ اور مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب ایڈیٹر مصباح کا بھانجا ہے اور مکرم ماسٹر حمید اللہ عرف ثناء اللہ صاحب کا پوتا ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت بنائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم رشید احمد ارشد صاحب مربی سلسلہ چینی ڈیسک لندن تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم عدنان رشید صاحب مقیم اسلام آباد یوکے کی تقریب شادی مورخہ 5۔ اگست 2006ء کو لاہور میں ہمراہ مکرمہ صدف بشارت صاحبہ بنت مکرم رانا بشارت احمد صاحب میر پور آزاد کشمیر منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر دعا مکرم لطیف احمد صاحب شاد احمدیہ بک ڈپو کراچی نے کروائی۔ دلہا مکرم ملک منظور احمد انور صاحب مرحوم لاہور کا پوتا اور میاں محمد مغل عرف مغلا آف چنیوٹ کی نسل سے ہے۔ دلہن مکرم ملک منظور احمد انور صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

نکاح و رخصتی

مکرم احسان علی صاحب سندھی معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے نکاح کا اعلان محترم عبدالسلام عارف صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 10 جولائی 2006ء کو مکرمہ ریحانہ صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم آف کنری کے ساتھ بحق مہر تیس ہزار روپے بمقام کنری کیا اور اسی دن رخصتی عمل میں آئی۔ دوسرے دن ناصر آباد اسٹیٹ ضلع میر پور خاص میں ولیمہ ہوا۔ محترم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب صدیقی امیر ضلع میر پور خاص نے دعا کروائی۔ محترمہ ریحانہ صاحبہ مکرم ڈاکٹر حسن احمد ناز صاحب آف کنری کی ہمشیرہ ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے سلسلہ کیلئے اور خاندان کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم شفیق احمد عاجز صاحب کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچے کا نام عتیق احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم بشیر احمد صاحب ولد مکرم مہر بخش مرحوم آف گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ کا پوتا اور مکرم عبدالکریم صاحب مرحوم آف شریف آباد ضلع ٹنڈ والہ یار کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو باعمر کرے اور ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنی نوع انسان اور احمدیت کیلئے نافع وجود بنائے۔ آمین

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

زندہ خدا پر زندہ ایمان اتحاد امم کی بنیادی اینٹ

ہے دیں وہی کہ صرف وہ اک قصہ گو نہیں — زندہ نشانوں سے ہے دکھاتا رہ یقیں
ہے دیں وہی کہ جس کا خدا آپ ہو عیاں — خود اپنی قدرتوں سے دکھاوے کہ ہے کہاں
(مسیح موعود)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ مؤرخ احمدیت

سائنس وٹیکنالوجی کا دور

عصر نو سائنس وٹیکنالوجی کا دور ہے جس میں جدید و قدیم نظریات کا تلاطم خیز طوفان برپا ہے۔ سائنسی ایجادات نے پوری دنیا کو گلوبل ولیج میں بدل ڈالا ہے۔ انٹرنیٹ جس کا آغاز 1960ء کی دہائی کے آخری سالوں میں نئی دنیا کے محکمہ دفاع سے ہوا اب معلومات کا غیر محدود اور بے بہا خزانہ بن چکا ہے جسے دنیا کے ڈیڑھ سو سے زائد ممالک کے 400 ملین سے زائد افراد جوش وخروش سے استعمال کر رہے ہیں۔ اگر اس کے استعمال میں اضافہ کی رفتار اسی طرح رہی تو اندازہ ہے کہ دس سالوں میں ہر شخص کی انٹرنیٹ تک رسائی ممکن ہوسکتی ہے۔

اس سے بھی زیادہ امید افزا اور خوشکن بات یہ ہے کہ انقلاب فرانس کے دور کے دہریہ فلاسفروں کا یہ خیال کہ یہ کائنات محض اتفاقی حادثہ کا نتیجہ ہے بری طرح شکست کھا رہا ہے اور نیوٹن (1692ء-1797ء) جیسے عظیم سائنسدان کے بعد آئن سٹائن (1879ء-1954ء) اور الفریڈ نارتھ وائیٹ ہیڈ (1861ء-1947ء) اور دوسرے عظیم سائنسدان کسی نہ کسی صورت میں خدا کے قائل ہو چکے ہیں۔

علم مابعد الطبیعات کی مغربی سکالر کیرن آرم سٹرانگ (Karen Arm Strong) نے ایک کتاب خدا کی تاریخ (A History of God) لکھی ہے جس میں مختلف مذہبی تحریکوں میں وحدانیت کے تخیل کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مسز کیرن نے ایک مقام پر ایک افلاطونی فلاسفر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ:۔

''دنیا محض کسی حادثے کے نتیجہ میں اچانک وجود میں نہیں آگئی تھی۔ یہ بات ایسی ہی مضحکہ خیز تھی جیسے یہ کہنا کہ روشنائی یونہی صفحہ پر گری اور الفاظ خود بخود وجود میں آگئے۔ دنیا کی تنظیم اور مقصدیت دکھاتی ہے کہ ایک خالق ضرور موجود ہوگا''۔

(ترجمہ ص 165-166۔ ناشر نگارشات۔ مزنگ روڈ لاہور۔ سال اشاعت 2004ء)

ڈاکٹر عبدالسلام کا حقیقت افروز انٹرویو

دنیا کے شہرہ آفاق سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام (1926ء-1996ء) نے کئی برسوں کی ریسرچ کے بعد کائنات میں کارفرما بظاہر چار مختلف قوتوں کی معرفت میں بہت حد تک کامیابی حاصل کی اور نوبیل پرائز کا عالمی اعزاز حاصل کیا۔ ایک انٹرویو میں آپ سے دریافت کیا گیا کہ ان بنیادی قوتوں کو یکجا کرنے سے بھلا نوع انسانی کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا:

''جس طرح کلارک میکسویل کے نظریے کے مطابق برقی مقناطیس کی تخلیق ہوئی اور اس کی بدولت آج ٹی وی، ریڈیو، ریڈار اور ایکسریز وغیرہ کی ایجاد ممکن ہوسکی جس سے آج کا انسان مستفیض ہو رہا ہے۔ نیز آج کا سارا مواصلاتی نظام ان برقی مقناطیسی موجوں ہی کا مرہون منت ہے جس نے دنیا کو سمیٹ کر رکھ دیا ہے۔ اس طرح عین ممکن ہے کہ ان دو قوتوں کی یکجائی کا نظریہ بھی کل کئی ایجادات کا سبب بن جائے اور ہماری زندگی میں ایک اور انقلاب برپا ہو۔ گویا اس قسم کی ایجادات ایک طرف تو بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاتی ہیں تو دوسری طرف کائنات کے ظاہری الجھاؤ کو سلجھاؤ میں بدل دیتی ہیں۔ سردست تو صرف دو قوتوں کو ایک دکھایا جاسکا ہے لیکن ان چاروں قوتوں کی وحدت یعنی ان کو ایک ہی لڑی میں پرونا بھی انسانی عقل اور ادراک سے ماوراء نہیں رہ سکتا۔ (قدرت میں اس کی طرف اشارے موجود ہیں) اور اس طرح کائنات کی ایک ایسی متوازن، سادہ اور قابل فہم تصویر سامنے آجائے گی جس میں ہر ذرہ، ہر جوہر، ہر ستارہ، ہر سیارہ اپنے اپنے مخصوص مقامات پر ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے سے غیر متعلق اور مختلف نہ ہوگا بلکہ یہ تمام اجسام ایک نظم کے ان اشعار کی طرح ہوں گے جس میں ہر شعر کے اپنے معنی ہوتے ہوئے ایک دوسرے سے ربط رکھتے ہیں اور پوری نظم کا مفہوم بھی متعین کرتے ہیں''۔

(''سائنس ٹیکنالوجی اور اسلام'' ص 256 مؤلف پروفیسر عبدالرؤف صاحب نوشہروی سابق استاذ علم کیمیا پشاور یونیورسٹی طبع اول 1996ء)

نظریہ وحدت کی ارتقائی منزل

سائنسی تحقیقات سے اس پوری کائنات کو اکائی تسلیم کرنے کے نتیجہ میں یہ حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی کہ اس کا کوئی بے شمار قدرتوں کا مالک و خالق بھی ہونا چاہئے مگر ''ہونا چاہئے'' کا مرتبہ کاملہ ''ہے'' محض صحیفہ فطرت سے معلوم نہیں ہوسکتا۔ یہ معرفت صرف کلام الٰہی سے مل سکتی ہے۔

چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنی معرکہ آراء تالیف براہین احمدیہ (مطبوعہ 1880ء) میں تحریر فرماتے ہیں:۔

''تمام تواریخ دان بخوبی جانتے ہیں کہ ازمنہ سابقہ میں بھی جب کسی نے خدا کے نام اور اس کی صفات کاملہ سے پوری پوری واقفیت حاصل کی تو الہام ہی کے ذریعہ سے کی اور عقل کے ذریعہ سے کسی زمانہ میں بھی توحید الٰہی شائع نہ ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ جس جگہ الہام نہ پہنچا اس جگہ کے لوگ خدا کے نام سے بے خبر اور حیوانات کی طرح بے تمیز اور بے تہذیب رہے۔ کون کوئی ایسی کتاب ہمارے سامنے پیش کرسکتا ہے کہ جو ازمنہ سابقہ میں سے کسی زمانہ میں علم الٰہی کے بیان میں تصنیف ہوئی ہو اور حقیقی سچائیوں پر مشتمل ہو جس میں مصنف نے یہ دعویٰ کیا ہو کہ اس نے خداشناسی کے مستقیم راہ کو بذریعہ الہام حاصل نہیں کیا اور نہ خدائے واحد کی ہستی پر بطور سماع اطلاع پائی ہے بلکہ خدا کا پتہ لگانے اور صفات الٰہیہ کے جاننے اور معلوم کرنے میں صرف اپنی ہی عقل اور اپنے ہی فکر اور اپنی ہی ریاضت اور اپنی ہی عرق ریزی سے مدد لی ہے اور بلا تعلیم غیرے آپ ہی مسئلہ وحدانیت الٰہی کو معلوم کرلیا ہے اور خود بخود ذہن خدائے تعالیٰ کی سچی معرفت اور کامل شناسائی تک پہنچ گیا ہے۔ کون ہم کو ثابت کرکے دکھلا سکتا ہے کہ کوئی ایسا زمانہ بھی تھا کہ دنیا میں الہام الٰہی کا نام و نشان نہ تھا اور خدا کی مقدس کتابوں کا دروازہ بند تھا اور اس زمانہ کے لوگ محض صحیفہ فطرت کے ذریعہ سے توحید اور خداشناسی پر قائم تھے۔ کون کسی ایسے ملک کا نشان بتلا سکتا ہے جس کے باشندے الہام کے وجود سے محض بے خبر رہ کر پھر فقط عقل کے ذریعہ سے خدا تک پہنچ گئے اور صرف اپنی ہی فکر ونظر سے وحدانیت حضرت باری پر ایمان لے آئے''۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اول ص 219)

پھر فرماتے ہیں:۔

''بہت سے تجارب سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ اگر کوئی سماعی طور پر جس کا اصل الہام ہے خدا کے وجود سے اطلاع نہ پاوے تو پھر اس کو کچھ پتہ نہیں لگتا کہ اس عالم کا کوئی صانع ہے یا نہیں اور اگر کچھ صانع کی تلاش میں توجہ بھی کرے تو صرف بعض مخلوقات جیسے پانی، آگ، چاند، سورج وغیرہ کو اپنی نظر میں خالق اور قابل پرستش قرار دے لیتا ہے۔ جیسا یہ امر جنگلی آدمیوں پر نظر کرنے سے ہمیشہ بہ پایہ تصدیق پہنچتا رہا ہے۔ پس یہ الہام ہی کا فیض ہے جس کی برکتوں سے انسان نے اس خدائے بے مثل و مانند کو اسی طرح پر شناخت کرلیا جیسا اس کی ذات کامل وبے عیب کے لائق ہے اور جو لوگ الہام سے بے خبر ہوگئے اور کوئی کتاب الہامی ان میں موجود نہ رہی اور نہ کوئی ذریعہ الہام پر اطلاع پانے کا ان کو میسر آیا باوجود اس کے کہ آنکھیں بھی رکھتے تھے اور دل بھی مگر کچھ بھی معرفت الٰہی ان کو نصیب نہ ہوئی۔ بلکہ رفتہ رفتہ انسانیت سے بھی باہر ہوگئے اور قریب قریب حیوانات لایعقل کے پہنچ گئے اور صحیفہ فطرت نے کچھ بھی ان کو فائدہ نہ پہنچایا''۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 205)

انسانی وحدت کے تین انقلابی دور

حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں:۔

''خدا نے نوع انسان کو کئی قوموں پر منقسم کردیا۔ پہلے زمانہ کے لوگ تو آبائی رشتہ کے سلسلہ میں منسلک تھے اور ان میں وحدت قرابت حاصل تھی اور پھر جب بہت سی قومیں بن گئیں تو ہر ایک قوم میں وحدت قائم کرنے کے لئے کتابیں بھیجی گئیں اور اس زمانہ میں ہر ایک حصہ ملک میں صرف قومی وحدت حاصل ہوسکتی تھی اس سے زیادہ نہیں یعنی تمام دنیا کی وحدت غیر ممکن تھی اور پھر تیسرا زمانہ ایسا آیا جس میں اقوامی وحدت کے سامان پیدا ہوگئے یعنی تمام دنیا کی وحدت کے سامان ظہور میں آگئے اور ہر ایک زمانہ جو نوع انسان پر آیا وہ اس بات کا مقتضی تھا جو اسی زمانہ کے مطابق کتاب دی جاوے۔ یہی وجہ ہے کہ قومی وحدت کا جب خدا نے ارادہ کیا تب ہر ایک قوم کے لئے جدا جدا رسول بھیجا اور یہ قومی وحدت اقوامی وحدت سے مقدم تھی اور حکمت ربانی اس امر کی مقتضی تھی کہ اول ہر ایک ملک میں قومی وحدت قائم کرے اور جب قومی وحدت کا دور ختم ہوچکا تب اقوامی وحدت کا زمانہ شروع ہوگیا اور وہی زمانہ

ہمارے نبی ﷺ کے ظہور کا تھا اور یاد رہے کہ کسی رسول اور کتاب کی اسی قدر عظمت سمجھی جاتی ہے جس قدر ان کو اصلاح کا کام پیش آتا ہے اور جس قدر اس اصلاح کے وقت مشکلات کا سامنا پڑتا ہے۔ سو یہ بات ظاہر ہے کہ ابتدائے زمانہ میں جو کتاب نازل ہوئی ہوگی وہ کسی طرح کامل مکمل نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ ابتدائے زمانہ میں ان مشکلات کا وہم وگمان بھی نہیں آسکتا جو بعد میں پیدا ہوئیں۔ ایسا ہی قومی وحدت کے زمانہ میں اس وقت کے نبیوں اور رسولوں کو وہ مشکلات ہرگز پیش نہیں آسکتی تھیں جو اقوامی وحدت کے زمانہ میں اس نبی کو پیش آئیں جس کو یہ حکم ہوا کہ **جو تمام قوموں کو ایک وحدت پر قائم کرو**''۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 146)

قرآن مجید کی سورہ صف آیت 10 میں اس امر کا واضح ذکر ملتا ہے اور بزرگ متقدمین متفق ہیں کہ اس کا عملی ظہور موعود آخرالزمان سے وابستہ ہے۔

وحدت اقوام کے تین تقاضے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس عالمگیر وحدت انسانی کے متعلق واضح فرمایا ہے کہ اس کے منصۂ شہود پر آنے کے لئے تین امور کا پایا جانا ضروری تھا جو پہلے زمانہ میں بالکل مفقود تھے اور اب کمال وسعت وقوت کے ساتھ موجود ہیں۔ آپ کے الفاظ میں امور کی تفصیل ہدیہ قارئین کرتا ہوں فرماتے ہیں:۔

(1) اول یہ کہ پورے اور کامل طور پر مختلف قوموں کے میل ملاقات کے لئے آسانی اور سہولت کی راہیں کھل جائیں اور سفر کی ناقابل برداشت مشقتیں دور ہوجائیں اور سفر بہت جلدی طے ہوسکے گویا سفر سفر ہی نہ رہے اور سفر کو جلد طے کرنے کے لئے فوق العادت اسباب میسر آجائیں کیونکہ جب تک مختلف ممالک کے باشندوں کے لئے ایسے اسباب اور سامان حاصل نہ ہوں کہ وہ فوق العادت کے طور پر ایک دوسرے سے مل سکیں اور بآسانی ایک دوسرے کی ایسے طور سے ملاقات کرسکیں کہ گویا وہ ایک ہی شہر کے باشندے ہیں تب تک ایک قوم کے لئے یہ موقعہ حاصل نہیں ہوسکتا کہ وہ یہ دعویٰ کریں کہ ان کا دین تمام دنیا کے دینوں پر غالب ہے کیونکہ غلبہ دکھلانے کے لئے یہ شرط ہے کہ ان تمام مذاہب کا لوگوں کو علم بھی ہو جن پر غالب ہونے کا اظہار بھی کیا گیا ہے اور نیز جن کو مغلوب سمجھا گیا ہے وہ بھی اس بات کا علم رکھتے ہوں کہ ہم اس الزام کے نیچے ہیں اور یہ تو تبھی ہوسکتا ہے کہ مختلف ممالک کے لوگ ایسے باہم قریب ہوجائیں کہ گویا وہ ایک ہی محلّہ میں رہتے ہیں۔

(2) دوسرا امر جو اس بات کے سمجھنے کے لئے شرط ہے کہ ایک دین دوسرے تمام دینوں پر اپنی خوبیوں کے رو سے غالب ہے یہ ہے جو دنیا کی تمام قومیں آزادی سے باہم مباحثات کرسکیں اور ہر ایک قوم اپنے مذہب کی خوبیاں دوسری قوم کے سامنے پیش کرسکے اور نیز تالیفات کے ذریعہ سے اپنے مذہب کی خوبی اور دوسرے مذاہب کا نقص بیان کرسکیں اور مذہبی کشتی کے لئے دنیا کی تمام قوموں کو یہ موقعہ مل سکے کہ وہ ایک ہی میدان میں اکٹھے ہوکر ایک دوسرے پر مذہبی بحث کے حملے کریں اور جیسا کہ دریا کی ایک لہر دوسری لہر پر پڑتی ہے ایک دوسرے کے تعاقب میں مشغول ہوں اور یہ مذہبی کشتی نہ ایک دو قوم میں بلکہ عالمگیر کشتی ہو جو دنیا کی قوموں میں سے کوئی قوم اس کشتی سے باہر نہ ہو ...... اب قلمی لڑائیوں کا وقت ہے اور چونکہ ہم قلمی لڑائیوں کے لئے آئے ہیں اس لئے بجائے لوہے کی تلوار کے لوہے کی قلمیں ہمیں ملی ہیں اور نیز کتابوں کے چھاپنے اور دور دراز ملکوں تک ان تالیفات کے شائع کرنے کے ایسے سہل اور آسان سامان ہمیں میسر آگئے ہیں کہ گزشتہ زمانوں میں سے کسی زمانہ میں ان کی نظیر پائی نہیں جاتی۔ یہاں تک کہ وہ مضمون جو برسوں تک لکھنے ناممکن تھے وہ دنوں میں لکھے جاتے ہیں۔ ایسا ہی وہ تالیفات جن کا دور دراز ملکوں میں پہنچانا مدت ہائے دراز کا کام تھا۔ وہ تھوڑے ہی دنوں میں ہم دنیا کے کناروں تک پہنچا سکتے ہیں اور اپنی حجت بالغہ سے تمام قوموں کو مطلع کرسکتے ہیں''۔

(3) تیسرا امر جو اس بات کو تمام دنیا پر واضح کرنے کے لئے شرط ہے کہ فلاں دین بمقابل دنیا کے تمام دینوں کے خاص طور پر خدا سے تائید یافتہ ہے اور خدا کا خاص فضل اور خاص نصرت اپنے ساتھ رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ بمقابل دنیا کی تمام قوموں کے ایسے طور سے تائید الٰہی کے آسمانی نشان اس کے شامل ہوں کہ دوسرے کسی دین کے شامل حال نہ ہوں اور بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے خدا دوسرے دینوں کو تباہ کرتا جائے اور ان کے اندر سے روحانی برکت اٹھالے۔ مگر وہ دین دوسرے دینوں کے سامنے خدا کے چمکدار نشانوں سے اپنی ممتاز حالت ثابت کرے اور دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک کوئی مذہب نشان آسمانی میں اس کا مقابلہ نہ کرسکے باوجود اس بات کے کہ کوئی حصہ آبادی دنیا کا اس دعوت مقابلہ سے بےخبر نہ ہو ...... ہمارے زمانہ میں وہ وقت آگیا کیونکہ اس زمانہ میں گندی تحریروں کے ذریعہ سے اس قدر ...... توہین کی گئی ہے کہ کبھی کسی زمانہ میں کسی نبی کی توہین نہیں ہوئی ...... شیطان اپنے تمام ذریات کے ساتھ ناخنوں تک زور لگا رہا ہے کہ ...... کو نابود کردیا جاوے اور چونکہ بلاشبہ سچائی کا جھوٹ کے ساتھ یہ آخری جنگ ہے اس لئے یہ زمانہ بھی اس بات کا حق رکھتا تھا کہ اس کی اصلاح کے لئے کوئی خدا کا مامور آوے ...... اے قادر خدا تو جلد وہ دن لا کہ جس فیصلہ کا تو نے ارادہ کیا ہے وہ ظاہر ہوجائے اور دنیا میں تیرا اجلال چمکے اور تیرے دین اور تیرے رسول کی فتح ہو۔ آمین ثم آمین

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 91)

خداتعالیٰ سے ہمکلامی اور اس کی علیٰ وجہ البصیرت منادی

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے 15 دسمبر 1900ء کو بذریعہ اشتہار یہ عالمگیر منادی فرمائی کہ:۔

''دنیا میں میرا کوئی دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

میری ہمدردی کے جوش کا اصل متحرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بےبہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہوجائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ **سچا خدا** اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔

میرا دل ان کے فقروفاقہ کو دیکھ کر کباب ہوجاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گزران پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہران کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پُر ہوجائیں۔

ظاہر ہے کہ ہر ایک چیز اپنے نوع سے محبت کرتی ہے یہاں تک کہ چیونٹیاں بھی اگر کوئی خودغرضی حائل نہ ہو۔ پس جو شخص خداتعالیٰ کی طرف بلاتا ہے اس کا فرض ہے کہ سب سے زیادہ محبت کرے۔ سو میں نوع انسان سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ ہاں ان کی بدعملیوں اور ہر ایک قسم کے ظلم اور فسق اور بغاوت کا دشمن ہوں کسی کی ذات کا دشمن نہیں۔ اس لئے وہ خزانہ جو مجھے ملا ہے جو بہشت کے تمام خزانوں اور نعمتوں کی کنجی ہے وہ جوش محبت سے نوع انسان کے سامنے پیش کرتا ہوں اور یہ امر کہ وہ مال جو مجھے ملا ہے وہ حقیقت میں ازقسم ہیرا اور سونا اور چاندی ہے کوئی کھوٹی چیزیں نہیں ہیں۔ بڑی آسانی سے دریافت ہوسکتا ہے اور وہ یہ کہ ان تمام دراہم اور دینار اور جواہرات پر سلطانی سکہ کا نشان ہے یعنی وہ آسمانی گواہیاں میرے پاس ہیں جو کسی دوسرے کے پاس نہیں ہیں ...... مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُرحکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں''۔

(اربعین۔ روحانی خزائن جلد 17 ص 344)

اسی سلسلہ میں حضور نے اپنے دعویٰ ماموریت اور اس کی واحد غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہوئے اعلان عام کیا:۔

وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعل تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں ہاں خداتعالیٰ نے وہ لعل تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اس نے مامور کیا ہے کہ میں دنیا کو اس لعل تاباں کے حصول کی راہ بتادوں۔ اس راہ پر چل کر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کرلے گا اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے یہ ملتا ہے ایک ہی ہے جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں۔ درحقیقت یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ فلاسفر جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ ومحکم پر نظر کرکے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہئے مگر میں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا ہے''۔

(ملفوظات جلد دوم ص 12)

''ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! **اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔** یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 21)

مذہب سائنس ہے

اگرچہ بانی سلسلہ احمدیہ ایک ایسی گمنام بستی میں پیدا ہوئے جو جہالت میں ڈوبی ہوئی تھی اور جدید علم تو الگ رہے ادنیٰ تہذیب وتمدن سے بھی بیگانہ محض تھی اور خود آپ بھی باقاعدہ کسی درسگاہ کے پڑھے ہوئے نہ تھے۔ خصوصاً انگریزی کی شدبد تک نہ رکھتے تھے اور آپ پر امّیت غالب تھی بایں ہمہ آپ کو جناب الٰہی سے ایسے ایسے علوم سکھلائے گئے کہ ایک عالم دنگ رہ گیا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''اس وقت خداتعالیٰ نے مذہبی امور کو قصے اور کتھا کے رنگ میں نہیں رکھا ہے۔ بلکہ مذہب کو ایک سائنس (علم) بنا دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ کشف حقائق کا زمانہ ہے جبکہ ہر بات کو علمی رنگ میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ میں اس لئے ہی بھیجا گیا ہوں کہ ہر اعتقاد کو اور قرآن کریم کے قصص علم علمی رنگ میں ظاہر کرو۔ یہ زمانہ چونکہ کشف حقائق کا زمانہ ہے کہ خداتعالیٰ قرآن

شریف کے حقائق اور معارف مجھ پر کھول رہا ہے"۔

(ملفوظات جلد دوم ص 174)

حضرت اقدس نے حقیقی دین اور مذہب کو کس شان کے ساتھ سائنسی صداقتوں سے بڑھ کر ثابت کر دکھلایا اس پر آپ کا پیدا کردہ عظیم الشان اور بلند پایہ لٹریچر شاہد ناطق جس میں زمانہ حال و مستقبل کے تمام علوم بیج کے طور پر موجود ہیں جن سے انبیاء بھی اکتساب فیض کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں اور انہی کی روشنی میں دنیا بھر کی تہذیبوں کے عالمی اتحاد کا مینارہ بلند تعمیر کیا جانا مقدر ہے اور چونکہ کامل اور آخری شریعت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ عطا ہو چکی ہے اس لئے آپ سے قبل کی کوئی مشرقی یا مغربی تہذیب سائنس کی روشنی کے زمانہ میں زندہ نہیں رہ سکتی نہ اقوام عالم میں فکری اور نظریاتی وحدت پیدا کرسکتی ہے ع

آں قدح بشکست و آں ساقی نہ ماند

اسی لئے حضرت اقدس نے پوری قوت و شوکت سے دعویٰ فرمایا۔

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
مصطفیٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

اس دعویٰ کے ثبوت میں دلائل کا ایک لشکر موجود ہے لیکن اس وقت مجھے صرف انگلستان کے بھاری ماہر علم ہیئت **پروفیسر ریگ** سے حضرت مسیح موعود کی اس گفتگو کی طرف محض اشارہ کرنے پر اکتفا کرنا ہوگا جو حضور نے اپنی وفات سے چند روز قبل لاہور میں فرمائی جس پر یہ مغربی سائنسدان بے ساختہ پکار اٹھا کہ میں تو خیال کرتا تھا کہ سائنس اور مذہب میں بڑا تضاد ہے جیسا کہ عام طور پر علماء میں مانا گیا ہے۔ مگر آپ نے تو اس تضاد کو بالکل اٹھا دیا ہے اس پر حضرت اقدس نے فرمایا:۔

"یہی تو ہمارا کام ہے اور یہی تو ہم ثابت کر رہے ہیں کہ مذہب اور سائنس میں بالکل اختلاف نہیں۔ مذہب بالکل سائنس کے مطابق ہے اور سائنس خواہ کتنی ہی عروج پکڑ جاوے مگر قرآن کی تعلیم اور اصول (دین) کو ہرگز ہرگز نہیں جھٹلا سکے گی"۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 677)

اس تاریخی ملاقات کی تفصیل ملفوظات جلد پنجم کے صفحہ 618 تا 626 اور 671 تا 679 میں شائع شدہ ہے اور قابل دید ہے۔

پروفیسر کلیمنٹ ریگ ایک مشہور سیاح تھا جو انگلستان میں پیدا ہوا اور لمبے عرصہ تک آسٹریلیا کالج میں شعبہ علم ہیئت کا صدر رہا اور اسے سائنس کے ساتھ گہری دلچسپی تھی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب (بانی احمدیہ مشن امریکہ و مدیر بدر قادیان) 8 مئی 1908ء کو لاہور سٹیشن کے قریب ان سے ملے اور اس نے حضور سے ملاقات کا بے حد اشتیاق ظاہر کیا جس پر آپ نے بغرض اجازت اپنے محبوب آقا کی خدمت میں تحریری درخواست کی جس پر حضرت اقدس نے تحریر فرمایا:۔

"مجھے معلوم نہیں کہ کیسا اور کس خیال کا انگریز ہے۔ بعض جاسوسی کے عہدے پر ہوتے ہیں اور بعد ملاقات خلاف واقع باتیں لکھ کر شائع کرتے ہیں صرف یہ اندیشہ ہے"۔

اس پر انہوں نے دوبارہ عرض کی تو حضور نے انہیں دربارہ شرف باریابی بخشا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اپنی کتاب "ذکر حبیب" کے صفحہ 344-345 پر اپنی درخواست اور حضور کے رقم فرمودہ جواب کا مکمل متن ریکارڈ کر دیا اور صفحہ 422 پر انکشاف کیا ہے کہ پروفیسر ریگ بعد میں تثلیث چھوڑ کر احمدی ہو گئے اور مرتے دم تک اسی عقیدہ پر قائم رہے اور ان کے خطوط میرے پاس آتے رہے۔

اتحاد انسانیت کے آسمانی منصوبہ کی ایک جھلک

اب آخر میں بطل احمدیت حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کے قلم مبارک سے اتحاد انسانیت کے اس آسمانی سکیم اور منصوبہ کا بلیغ اور جامع خلاصہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں تو ماضی، حال اور مستقبل تینوں زمانوں پر محیط اور ازل سے مقدر ہے اور جس سے یہ حقیقت خود بخود واضح ہو جائے گی کہ اکیسویں صدی کے سب سماجی، سیاسی اور مذہبی مفکروں اور دانشوروں کے وحدت اقوام سے متعلق سب فلسفے فقط ان کی محدود سوچ اور ناقص عقل کی اختراع ہیں اور سیاسی مصلحتوں، فرقہ واریت اور وطن پرستی کے زہریلے چشمہ کی پیداوار ہیں۔ ساری دنیا کو ایک پلیٹ فارم پر صرف زندہ خدا کی زندہ آواز ہی جمع کرسکتی ہے جو اس کے مامور کے ذریعہ صور اسرافیل کی طرح بلند ہوئی ہے جو نہ مشرقی ہے نہ مغربی۔ بہرکیف حضرت چودھری صاحب نے 1939ء میں تحریر فرمایا:

"کتب الٰہیہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء یہ ہے کہ ایک وقت میں تمام بنی نوع انسان کے درمیان ایک ایسا تعلق اور رشتہ قائم ہو جائے جیسے کہ ایک خاندان کے مختلف افراد کے درمیان ہوتا ہے اور اب تو مشاہدہ بھی اس امر کی زور کے ساتھ تائید کرتا ہے کہ دنیا نہایت سرعت کے ساتھ اس منشاء کی تکمیل کی طرف بڑھ رہی ہے۔ فاصلے کا تو احساس ہی قریباً غائب ہو رہا ہے۔ آج سے ڈیڑھ سو سال قبل جب ہندوستان کے بعض حصوں میں برطانوی عملداری کا آغاز ہوا تو انگلستان اور ہندوستان کے درمیان کی مسافت چار ماہ طے ہوا کرتی تھی اور آج یہ صورت ہے کہ ایک شخص اتوار کی صبح کو کراچی سے ڈچ ہوائی جہاز پر سوار ہو کر تین دن بعد بدھ وار کی شام کو لندن پہنچ جاتا ہے اور لندن پہنچ کر ٹیلیفون کے ذریعہ اپنے عزیزوں کے ساتھ جو پیچھے ہندوستان میں پانچ ہزار میل کے فاصلہ پر منتظر بیٹھے ہوں، گفتگو کرسکتا ہے۔ وہ اس کی آواز سنتے ہیں اور یہ ان کی آواز سنتا ہے، گویا یہ سب ایک کمرے کے اندر موجود ہیں اور وہ وقت نہایت قریب ہے کہ اتنے فاصلہ سے باتیں کرتے وقت طرفین ایک دوسرے کو اسی طرح دیکھ بھی سکیں جس طرح ایک دوسرے کی آواز سن سکتے ہیں۔

اسی طرح زندگی کے ہر شعبہ میں ایک تیز حرکت اتحاد اور یک جہتی کی طرف پیدا ہو رہی ہے اور دنیا کو ناچار تسلیم کرنا پڑا ہے کہ تمام انسان دراصل اخوت کے مضبوط رشتہ میں جکڑے ہوئے ہیں اور قومی اور نسلی اور ملکی تفریقیں اور تقسیمیں باہمی میل جول اور جان پہچان کی سہولت کے لئے ہیں نہ کہ باہمی تعلقات کی روک کے لئے اور ان کی غرض یہ ہے کہ انسانی معاشرت کے مختلف شعبوں میں رونق اور ترقی ہو، نہ کہ آپس میں مخالفت اور منافرت بڑھے۔ اسی احساس کے ماتحت آئے دن بین الاقوامی سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی مجلسیں باہمی مشاورت کے لئے قائم کی جا رہی ہیں تا کہ بنی نوع انسان کی ترقی کی راہیں متحدہ طور پر طے کی جاسکیں، کہیں جنگ کے ختم کر دینے کے طریق سوچے جا رہے ہیں، کہیں دنیا کے اقتصادیات پر بحث ہو رہی ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام طور پر انسانوں کے دلوں میں اتحاد کی ضرورت کا احساس تو ہے لیکن ذاتی، قومی اور ملکی اغراض و مفاد اکثر اوقات اس اتحاد کے عملی حصول کے رستہ میں حائل ہو جاتے ہیں، **دنیا کی اکثر مشکلات کا حل اسی طریق سے ہوسکتا ہے کہ انسان منشاء الٰہی کو سمجھیں اور ان تدابیر کو اختیار کرنے کی کوشش کریں جن سے وہ منشاء پورا ہوتا نظر آئے، والّا آخر ہوگا تو وہی جو خدا چاہتا ہے اور وہ قومیں اور حکومتیں اور ملک جو اس رستہ میں روک ہونے کی کوششیں کریں گے وہ اس رستہ سے ہٹا دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کا منشاء اپنی تکمیل کو پہنچے گا۔**

یہی حالت روحانی امور میں ہے، جہاں اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں بنی نوع انسان کی جسمانی پرورش اور تربیت کا انتظام کیا ہے، وہاں ساتھ ساتھ ہر زمانے اور قوم میں انسانوں کی روحانی پرورش اور تربیت کا انتظام بھی فرمایا ہے اور مختلف زمانوں اور قوموں میں وہ راستباز اور پاک انسانوں کو بنی نوع انسان کی روحانی ہدایت اور تربیت کے لئے مقرر فرماتا رہا ہے اور باوجود انسانی مخالفت اور منصوبوں کے دنیا دیکھتی رہی ہے کہ آخر اللہ تعالیٰ کا منشاء ہی غالب ہوتا رہا ہے اور اس کے صادقوں ہی کو ہمیشہ غلبہ ہوتا رہا ہے اور مخالف خواہ افراد ہوں خواہ قومیں اور خواہ حکومتیں آخر مغلوب ہوتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس سنت کے ماتحت اس کا نور مختلف زمانوں اور ملکوں اور قوموں میں چمکا اور ظاہر ہوا۔ لوگوں نے اسے بجھانے کی کوششیں کیں، لیکن یہ نور بڑھتا اور تیز ہی ہوتا گیا اور جن لوگوں نے اسے بجھانے کی کوشش کی، وہ مٹا دیئے گئے۔ یہی حالت دنیا نے زرتشت اور بدھ کے وقت دیکھی اور اسی نور کا غلبہ رام چندر اور کرشن میں دیکھا، یہی نور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے ذریعہ ظاہر ہوا یہی نور تھا جس کے اظہار کی تکمیل کی خاطر اللہ تعالیٰ نے مسیح کو زندہ صلیب سے اتار لیا اور **یہی نور تھا جس کا کامل جلوہ فاران کی چوٹیوں اور بطحاء کی وادی اور یثرب کے باغوں میں محمد (ﷺ فداہ ابی وامی) کی ذات میں دیکھا۔** (ان تمام راستبازوں اور صادقوں پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو)

لیکن ہر نبی کے ظہور اور غلبہ کے بعد جوں جوں زمانہ گزرتا گیا، انسانی خواہشوں اور تاویلوں نے الٰہی ہدایت میں دخل اندازی شروع کر دی اور آہستہ آہستہ ان ہدایات کا اثر زائل ہوتا گیا، حتیٰ کہ وہ زمانہ آ گیا کہ جب انسانی تعلقات اس قدر قریب آ گئے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت نے تمام دنیا کی ہدایت کے لئے ایک ہی ہدایت نامہ اور ایک ہی کامل نمونہ تجویز فرمایا (ﷺ) اور ساتھ ہی یہ بشارت بنی نوع انسان کے مختلف طبقوں کو دی کہ جب مادی حالات کی ترقی مختلف قوموں اور انسانوں کو قریب تر لے آئے گی اور مختلف قومیں ایک ہی خاندان کا جزو شمار ہونے لگیں گی اور مختلف ملک ایک ہی شہر کے محلے نظر آنے لگیں گے، تو روحانیت میں بھی وہ اتحاد جو ازل سے چلا آتا ہے، ظاہر میں بھی نظر آنے لگے گا اور دنیا پہچان لے گی کہ زرتشت بدھ، رامچندر، کرشن، ابراہیم، موسیٰ، مسیح اور خدا کے بے شمار اور راستباز (ان سب پر خدا تعالیٰ کی سلامتی ہو) اسی نور کی مختلف چمکیں تھیں، جو آخر محمد ﷺ کی ذات میں اپنے کمال میں ظاہر ہوا اور یوں ہوگا کہ آپ کے ایک غلام پر خدا تعالیٰ اس نور کی ایک چمک ڈالے گا......اور پکار اٹھیں گے کہ یہی وہ نور تھا جو ہمارے بزرگوں کے ذریعہ ظاہر ہوا اور اس طرح تمام اختلافات کو جو روحانی امور میں پیدا ہو گئے ہیں، اٹھا دیئے جائیں گے اور دنیا مادی اور جسمانی اور روحانی اتحاد اور اخوت کی طرف تیزی سے بڑھنا شروع کر دے گی اور صلح اور آشتی اور پریم اور شانتی کا زمانہ شروع ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ پاک انسان ......بھی ظاہر ہو چکا اور گو ابتداء میں اس کے ساتھ بھی انسانوں نے وہی سلوک کیا جو ہمیشہ خدا کے راستبازوں کے ساتھ ہوتا چلا آیا ہے اور انسانوں نے اسے رد کیا اور دکھ دیا اور حقارت سے دیکھا **لیکن آخر وہی ہوگا جو خدا کا منشاء ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی راستبازی اور صداقت قائم کرے گا اور تمام روکیں اس کے رستہ سے مٹا دے گا تا کہ بنی نوع انسان روحانی اتحاد کے نقطہ پر جمع ہوسکیں۔**

اس لئے ضروری ہے کہ دنیا کے تمام راستبازوں کی صداقت کو تسلیم کیا جائے اور ان کی عزت کو تمام قوموں میں قائم کیا جائے"۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو قادیان دسمبر 1939ء ص 74 تا 77)

ڈاہری قوم کی تاریخ

پروفیسر عبدالقادر ڈاہری صاحب ـــــــــــ ترجمہ عبدالخالق ناصر صاحب

ڈاہری قبیلہ سندھ کا قدیمی اور تاریخی قبیلہ ہے۔ سندھ کی تاریخ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس قبیلہ کی باقاعدہ معزز حیثیت راء گھرانے کے خاتمے کے بعد شروع ہوئی۔ اس وقت سندھ پر برہمن راج شروع ہوا۔

سندھ کے راجہ چچ کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے ڈاہر نے تخت سنبھالا۔ اس کے دوسرے بھائی کا نام ڈھرسین تھا۔ سندھ میں ان دونوں بھائیوں کے ناموں کے ساتھ 2 قبیلے نمودار ہوئے ڈاہر کی اولاد اپنے آپ کو اپنے جدامجد کے نام کی نسبت سے ڈاہری کہلانے لگی۔ اور ڈھرسین کی اولاد نے اپنے آپ کو ڈھر کہلوایا۔ 713ء میں اس علاقے میں اسلام کی آمد ہوئی اور عربوں کے زیر اثر ان دونوں قبائل نے بھی دیگر قبائل کی طرح اسلام قبول کرلیا۔

اس قبیلے نے اپنے وطن سندھ کے تحفظ اور آزادی کیلئے بہادری اور شجاعت کی داستانیں رقم کی ہیں۔

اسلام قبول کرنے سے قبل عربوں کے حملہ کے وقت اس قبیلہ کے جوانوں نے میدان جنگ میں جان تو دی مگر نہ پیٹھ دکھائی اور نہ ہار مانی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد سوموروں کے دور کے بعد سموں (سما) کا دور شروع ہوا۔ جو 1350ء تا 1520ء جاری رہا۔

سندھ میں سموں کا دور تاریخ کا اہم ترین دور ہے۔ ڈاہری قبیلہ نے سموں کے دور میں جام انڑ کی سالاری میں 1350ء کے قریب سیوھن پر حملہ کیا اور اپنے سپہ سالار کی سرکردگی میں سردار جان محمد خان معروف ہوئے۔ میاں نور محمد کلھوڑو کے ساتھ ان کے گہرے تعلقات تھے۔ دولت پور کے قریب جہاں میاں نور محمد مدفون ہیں یہ زمین بھی ڈاھریوں کے سردار سان جان محمد خان سے میاں نور محمد نے لی تھی۔ کلھوڑوں کے دور میں ڈاہری قوم کے بزرگوں کی علمی ادبی اور سماجی خدمتوں کا بہت زیادہ ذکر ملتا ہے۔ ڈاہری قوم کو عروج اسی دور میں حاصل ہوا۔

اس دور میں ڈاہری قوم میں جید علماء، محدث، مفسر، فقیہ اور درویش پیدا ہوئے۔

میر علی شیر ''قانع'' ٹھٹویؒ نے اپنی مشہور تاریخ تحفۃ الکرام میں حبیب شاہ ڈاھری کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''یہ بزرگ مجذوب اور سالک ہوگزرا ہے اسی بزرگ کے شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ کے ساتھ گہری محبت کے تعلقات تھے۔ سننے میں آیا کہ وہ نادر شاہ کے حملے کے دوران گم ہوگئے۔ (تحفۃ الکرام: 228)

اس دور کے ایک اور بزرگ علامہ ابوالحسن ڈاھری قریشی ہیں ڈاھری قوم اس بزرگ پر جتنا بھی ناز کرے اتنا ہی کم ہے۔

یہ بزرگ نقشبندی طریق پر تھے سن ساوڑی (نواب شاہ) علاقے میں ان کا بہت بڑا مدرسہ تھا ان کے مرشد کاٹھیاواڑ میں رہتے تھے۔

اس بزرگ نے کئی کتب تحریر کیں جن میں سے صرف 4 موجود ہیں۔ 2 نثر اور 2 نظم میں ہیں۔

ان کی ایک کتاب ''ینابیع الحیات الابدیہ'' ہے مشہور عالم علامہ قاسمی صاحب نے علامہ ڈاکٹر داؤد پوتے کے حوالے سے بتایا کہ ابوالحسن ڈاہری کی یہ کتاب اسلامی دنیا کے مشہور مفکر امام غزالی کی مشہور کتاب ''کیمیائے سعادت'' سے بھی بالا ہے۔

ڈاکٹر محمد جمن ٹالپر۔ ''سندھ جا اسلامی درسگاہ'' میں لکھتے ہیں کہ مخدوم سعود چوٹیاریوں والے نے ڈاھری بزرگ ابوالحسن کو اپنے وقت کے عالموں کا امام کہا ہے علامہ ابوالحسن ڈاہری کی تصانیف ''پیر صاحب جھنڈے والے'' کی لائبریری میں موجود ہیں۔

(سندھ جا اسلامی درسگاہ: 239)

کلھوڑوں کے بعد ٹالپروں کے دور میں بھی ڈاہری قبیلہ کے کئی بڑے عالم اور ادیب گزرے ہیں۔ اس دور کے علماء کی جانچ کیلئے مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

ٹالپروں کے بعد انگریز راج میں بھی ڈاھری قوم کی سرداری جاری رہی اور اس دور میں بھی بڑے عالم ہوگزرے ہیں۔ ان میں حاجی محمد صالح کھڑ والا بہت مشہور تھے۔

قریبی زمانہ میں حکیم ولی محمد ڈاہری ایک بڑے عالم حکیم خوش نویس اور بزرگ ہوگزرے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالواحد ہالیپوٹو نے فارسی بھی ان سے پڑھی۔

خلیفہ عبدالرحیم سندھی شاعر بزرگوں میں چوٹی کے شاعر ہوگزرے ہیں۔ سندھ میں ان کے کلام کو پڑھنے والے کئی شاگرد موجود ہیں۔

مولوی غلام محمد ڈیریجائی جو ہمارے والد بزرگوار اور چچا حاجی عبدالواحد مرحوم کے استاد بھی تھے فارسی اور سندھی زبان کے ماہر تھے اور اعلیٰ خوش نویس بھی تھے۔ ہمارے چچا بیان کیا کرتے تھے کہ ہم اپنے دوستوں کے خطوط کے جواب اپنے استاد سے منظوم کروا کر بھجواتے تھے۔

دیگر قوموں کے ساتھ مل کر بڑی بہادری اور بے جگری سے لڑے اس وقت سیوھن کا گورنر سلطان فیروز تغلق تھا۔

سموں کے دور کے بعد سندھ میں ارغونوں کا دور شروع ہوا اور شاہ بیگ ارغون نے ارغونی حکومت کی بنیاد ڈالی۔

ایک صدری روایت جو سینہ بہ سینہ جام ڈاتار کے علاقے میں اب تک جاری ہے کہ نواب شاہ کے شمال مشرق کے کونے پر ایک بستی تھی جو دریا کے کنارے آباد تھی وہاں مخدوم بلاولؒ کے شاہ بیگ ارغون کے ساتھ پہلی جنگ لگی جس میں بہار کے ڈاھریوں، سموں اور کورائی قبیلوں نے مل کر زبردست مقابلہ کر کے حملہ آوروں کو مار بھگایا۔

928ھ میں اوباڑے اور بھٹی واھن کے ڈاھریوں اور دیگر اقوام پر مرزا شاہ بیگ کے سپہ سالار بابا احمد نے حملہ کر دیا یہاں بھی ڈاھریوں نے اپنے سپہ سالار رحموں ڈاھری کی سرکردگی میں دیگر قوموں کے ساتھ مل کر داد شجاعت دی اور ارغون کو بالآخر صلح پر مجبور کر دیا۔

ارغونوں اور ترخانوں کے بعد سندھ میں مغل سلطنت کا آغاز ہوا اور سیوھن کا علاقہ ملکہ نور جہان کی جاگیر میں آیا۔

ادھر دہلی پر شاہجہان حکومت کرتا تھا۔ اس وقت ٹلٹی علاقے کی (پارہ جاگیر) راء سنگھ گوریا کے پوتے کو ملی ہوئی تھی۔ اس نے ڈاھریوں پر حملہ کر دیا، اس میں ایک ہزار گھڑ سوار اور پیدل ڈاھری لڑے۔ اس حملہ میں ڈاھریوں کے کئی نامور دلیر جوان کام آئے اپنے نڈر بہادروں میں شھمیر اور ساند نامی جنگجو جوان شامل تھے جو بہادری اور لڑائی میں مشہور زمانہ تھے۔

میری والدہ محترمہ رحیم بی بی صاحبہ

چوہدری محمد رشید صاحب

ہماری والدہ محترمہ رحیم بی بی صاحبہ اہلیہ منشی محمد اسماعیل صاحب معمولی پڑھی لکھی خاتون تھیں۔ لیکن قرآن کریم کے علاوہ حضرت مسیح موعود کی کتب روانی سے اور پوری صحت الفاظ کے ساتھ پڑھ لیتی تھیں۔ والد صاحب چونکہ سلسلہ کے دیگر لٹریچر کے ساتھ مستقلاً حضرت مسیح موعود کی کتب کی کتابت کیا کرتے تھے اور جماعت کی روز افزوں ترقی کے باعث حضور کی کتب میں سے کسی نہ کسی کی کمی ہو جاتی تھی، لہٰذا ہر وقت کسی نہ کسی کتاب کی کتابت جاری رہتی۔ والدہ صاحبہ پڑھتی جاتیں اور لکھواتی جاتیں اور والد صاحب کتابت کرتے جاتے تاکہ جلد شائع ہو سکے۔ یوں ہمارے والدین خصوصاً والدہ کا دینی علم ترقی پذیر رہا جو ہماری تربیت پر بھی خصوصی اثر کا حامل ثابت ہوا۔

ہمارے محلّہ دارالعلوم قادیان میں گوجرانوالہ کے کسی حکیم صاحب کی معمر بیوہ (بے جی) اکیلی رہتی تھیں وہ بچوں کو عصر کے بعد قاعدہ یسرنا القرآن یا قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ چنانچہ بہت سے بچے ان کے ہاں قرآن کریم پڑھنے جاتے تھے۔ باوجود اس کے کہ میری والدہ قرآن کریم اچھی طرح پڑھنا جانتی تھیں، لیکن گھر میں بچہ توجہ سے نہیں پڑھتا بلکہ دوسرے بہن بھائیوں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور وقت ضائع ہوتا ہے مجھے بھی انہوں نے بے جی کے پاس قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنے بٹھایا تاکہ دوسرے بچوں کے ساتھ مل کر تسلسل سے پڑھتا رہوں۔ چنانچہ عصر کے بعد ہم بے جی کے ہاں پڑھنے جاتے۔

ہماری والدہ ہمیں نماز فجر کیلئے بیت الذکر بھیجنے کیلئے صبح سویرے اٹھاتی تھیں۔ سخت سردی سے بچنے کیلئے ہم دونوں بھائیوں کیلئے انہوں نے کھیسیاں (چھوٹے چھوٹے سوتی کھیس) بنوا کر دیئے۔ سردی چونکہ قادیان میں بہت زیادہ ہوتی تھی ہم نماز کے بعد لپٹی ہوئی صفوں میں گھس کر بعض اوقات سو بھی جاتے، تاہم سکول جانے کیلئے وقت پر گھر پہنچ جاتے۔ دیر سے گھر پہنچنے کی وجہ ٹھیک ٹھیک بتا دیتے چنانچہ ہماری والدہ نے اپنے ہاتھ سے ہمارے لئے سویٹر بن دیئے کہ لو، اب سردی نہیں لگے گی اور نماز باجماعت کیلئے ہماری حوصلہ افزائی کرتی رہتیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں باقاعدہ قرآن کریم کا ترجمہ بھی سکھایا جاتا۔ لیکن ہماری والدہ ہمیں نماز فجر بیت نور میں پڑھنے کیلئے بھیجتی تھیں۔ چنانچہ جب میں نے قرآن کریم ناظرہ ختم کر لیا تو بیت نور میں ہی حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت حافظ نور احمد صاحب سے باترجمہ قرآن کریم پڑھنا شروع کیا۔ انہوں نے ایسی عمدگی سے پڑھایا کہ ذہن نشین ہوگیا۔

بیت نور قادیان کے اردگرد کہیں آم کہیں جامن اور کہیں امرود یا کوئی اور پھلدار درخت ہوتے تھے صبح کے وقت نماز کو جاتے ہوئے ایسا سناٹا ہوتا تھا کہ ڈر لگتا تھا۔ کبھی عجیب عجیب سے ہیولے سے نظر آتے۔ خوف سے عجیب حالت ہوتی۔ والدہ سے ذکر کیا تو انہوں نے قرآن کریم کی آیات سکھائیں اور کہا کہ جب بھی ڈر لگے تو انہیں پڑھتے رہو، کوئی خبیث روح دل میں کوئی وسوسہ نہیں ڈال سکے گی۔ ہم نے آزما کر دیکھا اور یہ نسخہ تیر بہدف پایا۔ پھر جب بھی کوئی ڈراؤنا خیال بھی آیا تو قرآن کی برکت سے فوراً دور ہوگیا۔ حتیٰ کہ جب گھر سے اندھیرے میں نکلتے ہی پڑھ لیتے تو بہادر ہو جاتے۔ اسی طرح مختلف مواقع کیلئے قرآنی دعائیں اور سورتیں سکھائیں۔

اس طرح قرآن کریم کی مختلف آیات یاد نہیں کرواتی تھیں بلکہ خود بھی کچھ نہ کچھ عملی نمونہ کیلئے یاد کرتی رہتی تھیں۔ چنانچہ سورۃ الرحمٰن کئی دفعہ مجھے سناتیں۔ آخری عمر میں میں نے کہا اماں جی میں یاد کر کے آپ کو سناؤں گا۔ اماں جی اس وقت 89 یا 90 سال کے قریب تھیں۔ میں خود 65 کے قریب تھا اس لئے بڑی مشکل سے مجھے سورۃ الرحمٰن یاد ہوئی۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ مجھ سے سورۃ الرحمٰن سننے سے پہلے ہی اماں جی اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں ان کے درجات کو بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین آپ کی وفات 3 جولائی 2000ء کو ربوہ میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

سیدہ آپا جان محمودہ بیگم صاحبہ کی یاد میں

ا۔ باسط ایاز

سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ اسم با مسمیٰ تھیں مجھے آپ سے اپنی بہن امۃ اللہ خورشید مرحومہ جن کو ہم آپا اچھی کہتے ہیں کے ذریعہ ربوہ میں تعارف ہوا۔ جبکہ میں ربوہ کے نصرت گرلز سکول میں پڑھتی تھی۔

آپا اچھی مجھے اپنے ساتھ ان کے گھر لے جاتیں نہایت ہی خوبصورت لان اور برآمدہ کے علاوہ گیٹ پر آئی ہوئی بوگن ویلا کی گلابی اور سرخ پھولوں کی بیلوں سے لدی ہوئی دیوار کے ساتھ ساتھ ہم چلتے جاتے ہمارا گھر تو بالکل سادہ اور غریبانہ سا تھا جس میں اس قسم کی کوئی خوبصورت چیز نہ تھی البتہ خلوص اور صفائی وسادگی سے درو دیوار کھڑے تھے۔

میں آپ کے گھر آ کر باغ میں پڑی بید کی کرسیوں پر یا کبھی دیوان کے کنارے پر چپ کر کے بیٹھ جاتی اور چپکے چپکے آپ کو دیکھتی جاتی۔ اس دوران میں میری آپا جان آپ سے اتنی ساری باتیں کرتی جاتیں اپنے گھر کی تمام باتیں مشورے اور پھر کچھ اپنے لجنہ کے دفتر کے مسائل رسالہ مصباح کی ایڈیٹر ہونے کے ناطے مشکلات اور حالات کا بھی ذکر کرتیں۔ آپ کی ہستی اس قدر پر خلوص اور محبت کرنے والی تھیں کہ گھنٹوں بیٹھنے کے باوجود اٹھنے پر اجازت چاہتیں تو کہتیں بیٹھو کیا کرنا ہے گھر جا کر کھانا کھا کر جانا، اور یہ دیکھو نا تمہاری بہن کس قدر شرما رہی ہے پیچھے ہٹ کر بیٹھتی ہے۔

آپ ہماری خاطر موسم کے مطابق کبھی پھل کبھی جوس اور خشک میوہ ضرور منگواتیں، پھر دیر تک بیٹھنے کے بعد جب ہم واپس آنے لگتیں تو گیٹ تک بنفس نفیس چھوڑنے آتیں، اپنے پیارے پیارے ہاتھوں سے۔ اگر میں کبھی انکار کرنا چاہتی تو آپا اچھی کہتیں کہ ان مبارک ہستیوں کے ہاتھوں سے کوئی چیز ملے تو نہ نہیں کرتے ضرور لے لیتے ہیں اور آج میں یہ یاد کر کے اشکبار ہو رہی ہوں کہ جب میں نے دو ایک سال میں ہی برقعہ پہن لیا اور پھر حاضر خدمت ہوئی تو مجھے بہت پیار کیا اور گلے لگا کر کہنے لگیں کہ تم برقعہ میں بھی چھوٹی لگتی ہو اور مسکرا کر کہنے لگیں تمہیں برقعہ سنبھالنا بھی آتا ہے؟

آپ کا تعارف زیادہ تفصیل کا مستحق نہیں، مختصر سا تعارف لکھ دیتی ہوں، آپ سیدنا حضرت مسیح موعود کی نواسی، حضرت نواب محمد علی خان صاحب، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی صاحبزادی اور ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ممانی اور صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی اہلیہ اور ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی والدہ تھیں۔

آپ جولائی 2003ء سے صاحب فراش تھیں گزشتہ دسمبر میں آپ سے ملنے ربوہ آپ کے گھر گئی نوکر کے پوچھنے پر کہ آپ کون ہیں اور کہاں سے آئی ہیں آپ نے میری آواز سن لی اور خود ہی آواز دے کر بلا لیا آؤ باسط آؤ باہر کیوں کھڑی اس کے سوالوں کا جواب دے رہی ہو۔ میں نے تو تمہارے آنے کا سنا تھا اور انتظار کر رہی تھی کہ بھلا تم کب ملنے آتی ہو؟ جب سے بیاہی گئی ہو بس سالوں بعد آتی ہو، خیر یہ اچھی بات ہے کہ جب آتی ہو مل کر جاتی ہو آپ نے یہ الفاظ اتنی محبت سے کہے کہ میرا دل بھر آیا مجھے گلے لگایا اور پیار کیا اپنے پاس بیٹھا کر خوب پُر تکلف چائے کی ٹرالی منگوائی اور بہت باتیں کرتی رہیں۔ امی کا حال اس قدر محبت سے اور بار بار پوچھا اور کہا میرا ان کو سلام دینا انہوں نے مولوی صاحب کی بہت خدمت کی ہے پھر اس پر دیر تک حضرت ابا جان مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کا ذکر کرتی رہیں کہ جب میرے پتے کا آپریشن ہونا تھا تو میں نے ان کو (ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مرحوم) کو کہا کہ مولانا ابو العطاء صاحب کو دعا اور استخارہ کیلئے کہیں۔

یہ واقعہ مجھے اچھی طرح یاد ہے ان دنوں میں افریقہ سے پاکستان گئی ہوئی تھی گرمیوں کے دن تھے اور میں ابا جان کے پاس صحن میں چار پائی پر بیٹھی تھی ہم باتیں کر رہے تھے کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی اور کوئی آدمی ابا جان کو موتیے کے پھول دے کر چلا گیا کہ یہ ڈاکٹر صاحب کے گھر سے آئے ہیں ان پھولوں میں خوشبو تو تھی ہی مگر جو خلوص تھا اس کی تو انتہا نہ تھی ابا جان نے پھول اپنے بستر کے سرہانے رکھ لئے میں نے کہا ابا جان کتنی خوشبو ہے موتیے کی ربوہ کے پھولوں میں۔ کہنے لگے کہ تمہیں اچھی لگتی ہے تو تم لے جاؤ میں نے کہا نہیں آپ رکھیں میاں صاحب نے آپ کو بھجوائے ہیں آپ ان کیلئے دعا بھی کریں۔ ابا جان نے کہا بیٹا حضرت میاں صاحب تو روزانہ پھول بھجواتے ہیں علاوہ ازیں پھل اور گھر کی سبزیاں بھی بھجواتے رہتے ہیں۔ میں میاں صاحب کی اس شفقت پر رشک کرتی ہوں۔ چند دنوں کے بعد ابا جان نے ایک خواب مجھے بتائی جو آپ نے محمودہ بیگم صاحبہ کے اپریشن کے بارہ میں دیکھی تھی اتنی واضح خواب تھی کہ دل کو تسلی ہو گئی اور آپ نے اپریشن کروا لیا جو اللہ کے فضل سے باوجود بہت نازک ہونے کے کامیاب اور صحت یاب ہوا۔

آپ اگست 1918ء کو پیدا ہوئیں۔ بڑی ہمت والی، نفیس طبیعت کی مالک تھیں۔ بہت ملنسار غریب پرور تھیں ان کا دل گویا غریبوں کو ڈھونڈتا رہتا تھا۔ مدد کر کے خوش ہوتیں گھروں میں ضرورت کی اشیاء، بیاہ شادیوں پر بچے کی پیدائش پر دل کھول کر نقدی اور تحائف بھجواتیں، واقف زندگی باپ کی اولاد کی وجہ سے بھی بڑی محبت اور قدر دانی فرماتیں اور کئی بار کہا کہ آجکل تو واقف زندگی کو سہولتیں اور آرام ملتے ہیں تمہارے ابا کے زمانے میں تو دو وقت کا پیٹ بھر کر کھانا بھی بڑی بات تھی اور پھر مولوی صاحب کی برادری بوڑھی والدہ اور بہن بھائی سبھی ان کے ساتھ تھے نہ جانے کیسے گزارا کرتے ہونگے۔ اللہ نے بڑی برکت ڈالی ہوئی تھی ہمیشہ سفید پوشی ہی نظر آتی دراصل یہ تمہاری امی کا سلیقہ اور ہمت ہی تھی کہ اتنا بڑا کنبہ پالا۔

آپ بہت ہی صاف گو اور دلی محبت کرنے والی تھیں۔ آپ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہیں اللہ تعالیٰ سب کو اپنے والدین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے، سب اپنی اپنی جگہ خدمت دین اور خدمت خلق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ہمارے ہر دلعزیز بھائی ڈاکٹر مبشر احمد صاحب تو ابا جان کو اپنے بچوں کی طرح پیارے تھے اور میاں صاحب بھی ان سے ایسے ہی محبت کرتے اور خیال رکھتے تھے دوا اور علاج کی طرف توجہ دلاتے رہا کرتے تھے ایک مرتبہ ابا جان کے گھر میں دعوت عصرانہ تھی کافی مہمان مدعو تھے اور خوب رونق کا سماں تھا ہماری بیٹھک سے قہقہوں اور باتوں کی آواز آ رہی تھی اور حضرت ابا جان بار بار گرم چائے لینے کمرہ سے چک اٹھا کر باہر آتے اور چائے لے جاتے اور بہت خوش ہو رہے تھے کہ اچانک سناٹا سا چھا گیا اور کیا دیکھتے ہیں چونکہ ہم برآمدہ میں تھے اور پردہ سے صحن میں دیکھ سکتے تھے کہ دو تین آدمی پیارے ابا جان کو سہارا سے پکڑ کر باہر لائے ہیں اور چار پائی پر لٹا دیا ہے اور میاں مبشر احمد صاحب ان کا بلڈ پریشر اور نبض وغیرہ دیکھ رہے تھے اور پھر کہتے ہوئے سنا کہ مولانا صاحب آپ اپنے لئے نہیں تو ہمارے لئے اور جماعت کیلئے اپنا خیال رکھا کریں شوگر بھی ہائی ہے اور بلڈ پریشر بھی اس پر ابا جان نے کہا میاں صاحب آپ فکر نہ کریں میں بالکل ٹھیک ہوں اور بات کو بدل کر میاں صاحب کا حال احوال اور بچوں کا پوچھنے لگے۔

ہماری بہن امۃ الحی صاحبہ جو ڈاکٹر حامد خان صاحب کی بیگم ہیں اور یہاں لندن میں ہی مقیم ہیں اپنی امی سے بہت باتوں میں مشابہت رکھتی ہیں بڑی نیک دعا گو اور محبت کرنے والی خوش مزاج بہن ہیں ہمیشہ بڑی خندہ پیشانی سے ملتی ہیں۔ مگر اپنی والدین سے ایسی عمدہ تربیت پائی ہے کہ کوئی ان سے مل کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ چار بھائیوں میں اکیلی بہن تھیں۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور نہایت عمدگی سے نبھاتی ہیں اپنے ریجن کی صدر ہیں ہر جلسہ سالانہ یوکے پر کھانا کھلانے والی مارکی کی انچارج ہوتی ہیں اکثر بہنیں ان سے وہیں متعارف ہو گئی ہوں گی، ڈیوٹی کے وقت تو کسی سے بات کر کے یوں لگتا ہے کہ انہوں نے کام کا حرج کر دیا ہے، بالکل پسند نہیں کرتیں کہ کوئی ان کا دھیان کسی دوسری طرف مبذول کر سکے، بڑی اچھی ہیں ان کیلئے بھی یہ صدمہ عظیم ہے خاندان حضرت مسیح موعود کیلئے تو ہے ہی جماعت کی مستورات ایک غریب پرور اور ہمدرد ہستی سے محروم ہو گئی ہے، اللہ تعالیٰ سب کا حامی وناصر ہو اور صبر جمیل عطا کرے اور اپنی والدہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

انکل سام کی اصطلاح

امریکی حکومت اور انتظامیہ کو عام طور پر انکل سام کہا جاتا ہے۔ اس اصطلاح کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ 1812ء میں برطانیہ کے ساتھ امریکہ کی آخری جنگ کے زمانے میں دریائے ہڈسن کے کنارے ٹرائے کے مقام پر البرٹ اینڈرسن نامی ایک ٹھیکے دار کو امریکی فوج کے لئے Collecting stores کا کام سونپا گیا۔ اس کام کی نگرانی حکومت امریکہ کے Behalf پر Ebenzer Wilson اور اس کا انکل سیموئیل ولسن انجام دیا کرتا تھے۔ اس کے کارکن عام طور پر انکل سام کہا کرتے تھے۔ جب Ebenzer Wilson اور چیک کر لیتے تھے تو ان پر E.A.U.S کی مہر لگا دیتے تھے۔ جن کا مطلب ہوتا تھا۔ البرٹ اینڈرسن یونائیٹڈ سٹیٹس۔

ایک دن ایک کارکن نے ازراہ مذاق کہا کہ U.S کے الفاظ سے مراد دراصل انکل سام ہے۔ یہ جملہ جلد ہی پوری فوج میں مشہور ہو گیا اسی زمانے میں ایک آرٹسٹ نے ''انکل سام'' کی تصویر بھی بنا ڈالی جس میں اسے داڑھی، ہیٹ اور ویسٹ کوٹ پہنے ہوئے دکھایا گیا تھا۔

7 ستمبر 1813ء کی ٹرائے (نیویارک) پوسٹ کے ایک نامہ نگار نے پہلی مرتبہ انکل سام کی اصلاح امریکی حکومت کے لئے تحریر کی۔ 13 مارچ 1852ء کو نیویارک کے اخبار Eastern میں فرینک بیلو کا بنایا ہوا ایک کارٹون شائع ہوا۔ انکل سام کی شبیہ پر مشتمل ایک اور کارٹون 1862ء میں پنچ میگزین میں بھی شائع ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب امریکہ میں خانہ جنگی اپنے عروج پر تھی۔ امریکہ کے لئے انکل سام کی اصطلاح اور یہ کارٹون بہت جلد مقبول ہو گئی۔ بالکل اسی طرح جس طرح برطانوی حکومت اور انتظامیہ کے لئے جان بل کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ انکل سام سے پہلے امریکی حکومت اور انتظامیہ کے لئے برادر جوناتھن کی اصطلاح استعمال کی جاتی تھی۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر الفضل توسیع واشاعت الفضل چندہ بقایا جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع فیصل آباد کے دورہ پر ہیں تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

بے روزگاروں کیلئے مفید سکیم ملک بھر میں خود روزگار سکیم شروع کر دی گئی ہے۔ جس کا افتتاح صدر جنرل پرویز مشرف نے کیا ہے اس موقع پر صدر نے کہا کہ اس سکیم کے تحت 25 لاکھ نوجوان اور خواتین خود روزی کما سکیں گے۔ میری خواہش ہے کہ پڑھے لکھے نوجوان اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ یہ سکیم بلوچستان کے حوالے سے بہت زیادہ سازگار ثابت ہوگی۔ نیشنل بینک آف پاکستان خود روزگار سکیم کے تحت یوٹیلیٹی سٹورز، موبائل یوٹیلیٹی سٹورز، موبائل جنرل سٹورز، پبلک کال آفس اور ٹرانسپورٹ کیلئے آسان اقساط پر بے روزگار نوجوانوں کو نرم شرائط پر چھوٹے قرضے مہیا کرے گا۔ قرضے کی زیادہ سے زیادہ نقد رقم 2 لاکھ روپے ہوگی۔ وزیر اطلاعات محمد علی درانی نے کہا کہ اس سکیم پر پانچ سالوں میں 100۔ ارب روپے خرچ ہونگے۔ 15 فیصد ڈاؤن پے منٹ ادا کرنا ہوگی۔ پانچ سال میں واپس کرنا ہونگے۔

شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن ختم شمالی وزیرستان میں حکومت، قبائلیوں اور مقامی طالبان کے درمیان امن معاہدے پر دستخط ہوگئے ہیں۔ جس کے تحت فوجی آپریشن ختم کر دیا گیا ہے۔ معاہدے کے تحت شمالی وزیرستان سے نئی چوکیاں ہٹالی جائیں گی اور گرفتار قبائلی رہا کر دیئے جائیں گے۔ ضبط شدہ املاک اور ہتھیار واپس کر دیئے جائیں گے۔ قبائلی تجارت اور رشتہ داروں سے ملاقات کیلئے افغان سرحد پار جاسکیں گے۔

حدود بل مجلس عمل کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ حدود بل منظور ہوا تو اسمبلیوں سے مستعفی ہوجائیں گے۔ بل منظور نہیں ہونے دینگے قرآن وسنت کے منافی کوئی قانون نہیں بنانے دیا جائے گا۔

ڈاکٹر عبدالقدیر کا متوقع آپریشن ڈاکٹر عبدالقدیر کو کراچی لے جانے کیلئے خصوصی حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ آغا خان ہسپتال میں ان کے پراسٹیٹ کینسر کا آپریشن متوقع ہے۔

امریکہ عراق والی غلطی نہ دہرائے ایران کے سابق صدر محمد خاتمی نے لندن میں انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ عراق والی غلطی نہ دہرائے۔ ایران پر حملے کے خطرناک نتائج نکلیں گے۔ بش انتظامیہ نے امریکہ اور ایران کے درمیان بے اعتمادی کی دیوار کھڑی کر دی ہے۔ ایران مشرق وسطیٰ میں مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کے درمیان پائیدار امن چاہتا ہے۔

جوہری معاملے پر مذاکرات اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کی کوششوں کے نتیجہ میں ایران اور یورپی یونین کے نمائندے مذاکرات پر آمادہ ہوگئے ہیں۔

برطانیہ میں مستقل رہائش برطانیہ کی ایک تنظیم مائی گریشن واچ نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ صرف ایک سال میں 27 ہزار پونڈز کمانے والے افراد کو مستقل رہائش کی اجازت دی جائے گی۔ اس سے کم کمانے والے برطانوی معیشت پر بوجھ ہیں۔ اس لئے کم مہارت کے حامل آبادکاروں کو عارضی رہائش دی جائے گی۔

تحفظ خواتین بل قومی اسمبلی نے متحدہ مجلس عمل کی طرف سے ایوان میں پیش کردہ تحفظ خواتین بل کثرت رائے سے مسترد کر دیا ہے بل کے حق میں 37 اور مخالفت میں 62 ووٹ آئے۔

دریائے چناب میں سیلاب دریائے چناب میں سیلاب آ جانے کے نتیجہ میں پنڈی بھٹیاں اور جلال پور کے کئی دیہات زیر آب آ گئے۔ اور سینکڑوں ایکڑ اراضی پر کھڑی فصلیں تباہ ہوگئیں۔ متعدد دیہاتوں سے مویشیوں اور سامان کی محفوظ مقامات پر منتقلی شروع ہوگئی ہے۔

دس روپے کے جھگڑے پر قتل ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں گجیانہ نو میں دس روپے سے شروع ہونے والے جھگڑے کے نتیجہ میں 13۔ افراد قتل کئے جاچکے ہیں۔ 3-4 سال قبل ناظمین کے انتخابات کے موقع پر گجیانہ نو لاری اڈہ پر پرچی فیس سے جھگڑا شروع ہوا تھا جہاں جہانگیر بھٹی گروپ کے ایک شخص کو قاصر وغیرہ کے گروپ کے افراد نے پٹرول چھڑک کر زندہ جلا دیا تھا۔ اس کا بدلہ لینے کیلئے میاں جہانگیر گروپ نے 4۔ افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا پھر اس کا بدلہ لینے کیلئے دوسرے فریق نے اوائل ستمبر 2006ء میں 8۔ افراد کو اندھا دھند فائرنگ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

گردہ نکال لیا گیا پاکپتن کے ایک رہائشی نوجوان کو لاہور میں نوکری دلوانے کے لئے میڈیکل چیک اپ کروانے کے بہانے بے ہوشی کا انجکشن لگا کر اس کا گردہ نکال لیا گیا۔

درخواست دعا

۞ مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ محترم حبیب اللہ بٹ صاحب آف لاہور کچھ عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اور صاحب فراش ہیں۔ محترم حبیب اللہ بٹ صاحب سلسلہ کے دیرینہ خادم ہیں اور خاکسار سے طالب علمی کے زمانہ سے محبت کا تعلق ہے۔ Finance اور Costing کے ماہر ہیں۔ ان کی کامل صحت یابی اور شفایابی کیلئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم خواجہ عبدالشکور صاحب ڈرائیور نظارت علیاء تحریر کرتے ہیں محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سلیم ڈار صاحب آف کھاریاں مختلف عوارض میں مبتلا علیل ہیں۔ ان کی کاملہ وعاجلہ صحت کیلئے نہایت عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم ناصر احمد صاحب کارکن دفتر الفضل ربوہ تحریر کرتے ہیں خاکسار کو معدے کی تکلیف، درد اور کمزوری بہت ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ضرورت ہے

۞ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام نور العین دائرۃ الخدمت انسانیہ میں ایک لیب ٹیکنیشن ر لیب اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احمدی احباب اپنی درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ 20 ستمبر 2006ء تک دفتر میں جمع کروادیں۔

انٹرویو کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ کوائف ساتھ لف کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ربوہ میں طلوع وغروب 7 ستمبر

طلوع فجر	4:22
طلوع آفتاب	5:45
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:28

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہضم۔ معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
NASIR ناصر
رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
ناصر دواخانہ
PH:047-6212434 Fax:6213966

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 047-6212764 گھر: 6211379

افضل روم کولر، گیزر
بھاری چادر کے لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ گیزر تیار کروائیں نیز پرانا گیزر بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔
فیکٹری: 265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-5114822-5118096

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ ڈسٹری بیوشن بکس۔ واپڈا روڈ
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
موبائل 0333-4277382
0333-4398382

الرفیع بینکویٹ ہال (فل ائیر کنڈیشنڈ)
شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کیلئے بہترین ماحول میں
بکنگ جاری ہے
رابطہ: رشید برادرز ٹینٹ سروس
گولبازار ربوہ: 6215155-6211584

C.P.L 29-FD

Admissions open in Twinkle Star Nursery School & Language Academy

Attention all parents who are interested in a world class early education for their children, that admissions are open in Junior Nursery, Senior Nursery, Prep, Class 1 and Class 2 in our School. Early education must start on the right lines otherwise it becomes a life time struggle for our children. Instruction and grooming of international standards are guaranteed to all children of our School, therefore hurry and enroll them as soon as possible because of limited vacancies. No ADMISSION FEE will be charged to those who enroll their children before 01.Oct.2006.

Director Twinkle Star Nursery School & Language Academy, Nasirabad Rabwah, Safeer Ahmad Khan, M.A (Education) U.S.A. Tel: 047-6211800.

ہر لحاظ سے قابل اعتماد مختلف رنگوں میں دستیاب
سونی سائیکل
اور دیگر سپیئر پارٹس مارکیٹ سے دستیاب ہیں
5 سال کی گارنٹی
پیارے بچوں کے لئے خوبصورت تحفہ
پاکستانی مصنوعات خریدیئے
پاکستانی بنیئے
بین الاقوامی معیار کے ساتھ
تیار کردہ: سونی سائیکل انڈسٹریز، لاہور
فون: 7142610 7142613 7142623
فیکس: 7142093